روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

منگل 28 اگست 2001ء 8 جمادی الثانی 1422 ہجری-28 ظہور 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 194

میں بادشاہ نہیں

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس پر حضورؐ کا ایسا رعب طاری ہوا کہ خوف سے کانپنے لگا- حضورؐ نے اسے فرمایا ذرا حوصلہ سے کام لو میں کوئی بادشاہ تو نہیں میں تو ایک قریشی عورت کا بیٹا ہوں جو سوکھا گوشت کھایا کرتی تھی-

(الشفا-باب تواضعه ص77)

حضور ایدہ اللہ نے خطبہ جمعہ کے ذریعہ جلسہ جرمنی 2001 کا افتتاح فرمایا

اللہ تعالیٰ کی صفت مالکیت کا بیان اور مہمانوں کو قیمتی نصائح

اس جلسہ پر بھی آپ خدائی بشارات کے پورے ہونے کے نظارے دیکھیں گے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 24-اگست 2001ء (جرمنی) کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

من ہائیم جرمنی 24-اگست 2001ء سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مئی مارکیٹ میں جماعت احمدیہ جرمنی کے انٹرنیشنل جلسہ سالانہ 2001ء کا افتتاح پرچم کشائی اور خطبہ جمعہ سے فرمایا- حضور نے لوائے احمدیت لہرایا جس کے بعد حضور نے خطبہ ارشاد فرمایا خطبہ میں حضور ایدہ اللہ نے اللہ تعالیٰ کی صفت مالکیت کے بارے میں بیان فرمایا اور جلسہ سالانہ 2001ء پر آنے والوں کو بعض نصائح سے نوازا- حضور ایدہ اللہ کے افتتاحی خطاب پر مشتمل خطبہ کو ایم ٹی اے نے جرمنی کے شہر من ہائیم کی مئی مارکیٹ سے لائیو ٹیلی کاسٹ کیا-

حضور ایدہ اللہ نے آیات قرآنی اور حضرت مسیح موعود کے الہامات سے اللہ تعالیٰ کی صفت مالکیت کے مختلف پہلو بیان فرمائے اور احادیث نبوی ﷺ اور حضرت مسیح موعود کے ارشادات سے اس کی نہایت ایمان افروز اور پر لطف وضاحت فرمائی- ایک حدیث میں ہے کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ سے ملنے آیا تو آپؐ کے رعب کی وجہ سے تھر تھر کانپنے لگا- آپؐ نے بڑی شفقت سے فرمایا مجھ سے نہ ڈرو میں ایسی عورت کا بیٹا ہوں جو خشک گوشت کھاتی تھی- میں کوئی بادشاہ نہیں ہوں اس میں آنحضرت ﷺ کی انکساری اور اللہ تعالیٰ کی صفت مالکیت کا ذکر فرمایا کہ اصل بادشاہ اللہ ہی ہے- ایک حدیث کی تشریح میں حضرت مسیح موعود نے اللہ کی صفت مالکیت کے حوالے سے فرمایا خدا کی گورنمنٹ کے خزائن لاانتہا ہیں وہ مالک ہے اور ہر کسی کو حسب مراتب درجے عطا کرتا ہے- حضرت مسیح موعود نے مزید فرمایا اللہ تعالیٰ کامل قوتوں کا مالک ہے اللہ نے ساری دنیا کے لئے آنحضرت ﷺ کو مبعوث فرمایا آنحضرت بھی کامل قویٰ کے مالک تھے آپؐ ہی اس قابل تھے کہ محمد نام کے مستحق ٹھہرتے- آپؐ اس وقت دنیا میں آئے جب کوئی دین سے واقف بھی نہ تھا اور جب آپؐ دنیا سے رخصت ہوئے تو یہ عالم تھا کہ لوگ فوج در فوج دین خدا میں داخل ہو رہے تھے-

باقی صفحہ 7 پر

جماعت احمدیہ جرمنی کے جلسہ سالانہ 2001ء کا کامیاب انعقاد

من ہائم جرمنی 26-اگست 2001ء جماعت احمدیہ جرمنی کا جلسہ سالانہ 2001ء تاریخ ساز کامیابیوں کے نئے سنگ میل رقم کرنے کے بعد 24 تا 26 اگست تک یہاں مئی مارکیٹ میں جاری رہنے کے بعد خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اختتام پذیر ہو گیا- آخری روز کی حاضری خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے 48 ہزار رہی جس میں ایک بڑی تعداد زیر دعوت الی اللہ مہمانوں کی بھی تھی- جلسے کا افتتاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جمعہ 24-اگست کو خطبہ جمعہ کے ذریعے کیا- حضور ایدہ اللہ نے دوسرے اور تیسرے روز کے دوسرے سیشن میں بصیرت افروز خطابات ارشاد فرمائے اس کے علاوہ دوسرے روز یعنی 25 اگست کو لجنہ سے خطاب فرمایا جو مردوں کی مارکی میں بھی سنایا گیا- اس کے علاوہ آخری روز مختلف قومیتوں کے افراد کے ساتھ مجلس سوال و جواب منعقد فرمائی- حضور نے انگریزی میں سوالوں کے جواب دیئے اور جرمن احمدی مکرم ہدایت اللہ ہیوبش صاحب ساتھ ساتھ حضور کے ارشادات کا جرمن ترجمہ کرتے رہے- جس کے بعد عالمی بیعت کی تقریب میں 8 کروڑ سے زائد افراد احمدیت میں شامل ہوئے-

حضور ایدہ اللہ کے خطابات کے علاوہ علمائے سلسلہ نے بھی تقاریر کیں جن کی فہرست یہ ہے- مکرم نصیر احمد قمر صاحب مدیر الفضل انٹرنیشنل نے ''ملینیئم سکیم اور جماعت احمدیہ کا والہانہ استقبال'' کے موضوع پر، مکرم نواب منصور احمد خان صاحب وکیل التبشیر نے ''مشرقی یورپ میں احمدیت کا روشن مستقبل'' کے موضوع پر مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر مقامی قادیان نے ہستی باری تعالیٰ کے دلائل کے موضوع پر، مکرم ڈاکٹر عبدالغفار صاحب نے ''سیرۃ النبی ازدواجی زندگی پر اعتراضات کے جوابات'' کے موضوع پر، مکرم منیر الدین شمس صاحب نے جماعت احمدیہ کی خدمت قرآن کے موضوع پر اردو میں تقاریر کیں جبکہ جرمن زبان میں مکرم عبداللہ

باقی صفحہ 7 پر

سیدوالا میں مخالفین نے احمدیہ عبادت گاہ کو مسمار کر کے آگ لگادی- تمام سامان لوٹ کر لے گئے-

(ترجمان جماعت احمدیہ)

ربوہ (پ ر) ضلع شیخوپورہ کے گاؤں سیدوالا میں مخالفین کے ایک ہجوم نے احمدیہ عبادت گاہ کو مسمار کر کے آگ لگادی- ترجمان جماعت احمدیہ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب کے مطابق 26 اگست کو رات 8 بجے کے قریب اس گاؤں کے احمدی احباب اپنی بیت الذکر میں ایک مذہبی تقریب کے لئے جمع تھے اس موقع پر مقامی پولیس نے آکر احمدیوں سے کہا کہ آپ لوگوں کی جانوں کو خطرہ ہے اس لئے عبادت گاہ کو خالی کر دیں چنانچہ احمدی احباب گھروں کو چلے گئے بعد ازاں گاؤں کے شرپسند عناصر ایک جلوس کی شکل میں اکٹھے ہو گئے اور احمدیہ عبادت گاہ کو مسمار کرنا شروع کر دیا- اور پھر بیت الذکر کو آگ لگادی- تازہ ترین اطلاع کے مطابق احمدیہ عبادت گاہ کو مکمل طور پر تباہ کر دیا اور پھر اس کے پنکھے لکڑی کے شہتیر دروازے، کھڑکیاں اور دیگر سامان لوٹ کر لے گئے- اور بعد ازاں احمدیوں کے گھروں کا محاصرہ کر لیا اور اشتعال انگیز نعرہ بازی اور ان کو جان سے مار دینے کی دھمکیاں دی جانے لگیں-

باقی صفحہ 7 پر

خطبہ جمعہ

جو شخص اپنی نجات چاہتا ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غلامی کا تعلق پیدا کرے

جب انسان فرشتوں کی تحریک پر نیکی اختیار کرتے ہیں اور اس کے نتیجہ میں فرشتے ان کے لئے مغفرت کی دعا کرتے ہیں تو خدا تعالیٰ اس دعا کو قبول فرمالیتا ہے کیونکہ وہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے

(مختلف آیات قرآنیہ کے حوالہ سے صفت رحیمیت کے مختلف پہلوؤں کا تذکرہ اور آیات میں مذکور اہم مضامین و مسائل کی نہایت پر معارف تشریح)

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ بتاریخ 15 جون 2001ء بمطابق 15 احسان 1380 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور نے سورۃ احزاب آیت 73، 74 کی تلاوت کے بعد فرمایا:

سورۃ الاحزاب کی یہ 73ویں اور 74ویں آیتیں ہیں۔ ان کا سادہ ترجمہ یہ ہے: یقیناً ہم نے امانت کو آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں کے سامنے پیش کیا تو انہوں نے اُسے اٹھانے سے انکار کر دیا اور اس سے ڈر گئے جبکہ انسان نے اسے اٹھا لیا۔ یقیناً وہ (اپنی ذات پر) بہت ظلم کرنے والا (اور اس ذمہ داری کے عواقب کی) بالکل پرواہ نہ کرنے والا تھا۔ تاکہ اللہ منافق مردوں اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو عذاب دے اور تاکہ اللہ مومن مردوں اور مومن عورتوں پر توبہ قبول کرتے ہوئے جھکے۔ اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

یہ جو صفات باری تعالیٰ کا مضمون جاری ہے یہ ایک لامتناہی سمندر ہے۔ اس میں جتنا بھی سفر کرتے چلے جائیں کبھی ختم نہیں ہو سکتا اور مجھے یہ موقع مل رہا ہے کہ اس مضمون کے حوالہ سے قرآن کریم کا مختصر درس دیتا چلا جاؤں اور بہت سے مسائل جو لوگوں کے ذہن میں نہیں ہوتے وہ اس مضمون کے حوالہ سے مختصراً کچھ ان پر ظاہر کر دوں۔ اس سلسلہ میں امانت کے لفظ کے تعلق میں سب سے پہلے میں حضرت اقدس مسیح موعود کا ایک اقتباس پیش کرتا ہوں:

''دراصل امانت اور (دین) کی حقیقت ایک ہی ہے''۔ یعنی (دین) ہو یا امانت کہہ لو' دراصل ایک ہی چیز ہے۔ تو (دین) کو پیش کیا تھا جس سے دنیا کے بڑے بڑے پہاڑوں کے برابر انسانوں نے بھی خوف محسوس کیا۔ ''اور امانت اور (دین) دراصل محمود چیز ہے''۔ اب یہ بھی ایک بہت خوبصورت نکتہ ہے کہ (دین) اور امانت دونوں ہی جب ایک ہی چیز کے دو نام ہیں تو یہ ایک محبوب چیز یعنی خوبصورت چیز ہیں اس سے ڈرانے کا کوئی مقصد نہیں ہے اس میں کوئی خوف کا پہلو نہیں ہے بلکہ بڑے شوق کے ساتھ انسان اس امانت کو اٹھا سکتا ہے لیکن (ظلوما جھولا) وہ اپنے نفس کے اوپر ظلم کرنے والا اور عواقب سے بے خبر ہے۔

ان دو چیزوں کو جب جوڑیں تو بالکل صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اپنے نفس پر ظلم کرنے والے سے مراد یہ نہیں ہے کہ گناہوں میں ملوث بلکہ گناہوں سے باز رکھنے میں اپنے نفس پر ظلم کرنے والا ہو اور اپنے نفس پر سختی کے نتیجہ میں جو بھی عواقب ہوں ان سے بے پرواہ ہو جائے۔ پس فرماتے ہیں: ''پس جس نے ایک محمود اور پسندیدہ چیز کو قبول کر لیا اور خدا تعالیٰ کے حکم سے منہ نہ پھیرا اور اس کی مرضی کو اپنی مرضی پر مقدم رکھا' وہ لائق مذمت کیوں ٹھہرے۔ اور یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اس آیت کے آگے خدا تعالیٰ فرماتا ہے (۔) یعنی انسان نے جو امانت کو قبول کر لیا اور عملاً اس کے پابند نہیں ہوئے وہ معذب ہوں اور مومنین اور مومنات جنہوں نے امانت کو قبول کر کے عملاً پابندی بھی اختیار کی وہ مورد رحمت الٰہی ہوں۔ یہ آیت بھی صاف اور صریح طور پر بول رہی ہے کہ آیت موصوفہ میں ظلوم وجہول سے مراد مومن ہیں''۔

اس کے علاوہ حضرت مسیح موعود دیگر فقہاء کا اور علماء کا تفصیلی ذکر فرماتے ہیں۔ اس تفصیل کو میں نے یہاں چھوڑ دیا ہے۔ اختصار کے ساتھ اتنا کافی ہے۔ ''ماسوا اس کے اس معنے کے کرنے میں یہ عاجز منفرد نہیں۔'' یعنی یہ جو ظلوم اور جہول کا میں نے معنی لیا ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ خدا کی خاطر اپنے نفس پر ظلم کرنے والا اور خدا کی خاطر ظلم کے نتیجہ میں عواقب سے بے خبر و بے پرواہ ہونے والا۔ فرماتے ہیں: '' چنانچہ منجملہ ان کے صاحب فتوحات مکیہ ہیں''۔ منجملہ ان کے یعنی بہت سے محقق اور فضلاء نے جو زبان کے ماہر ہیں ان میں سے ایک فتوحات مکیہ کے لکھنے والے بھی ہیں۔ ''جو اہل زبان بھی ہیں وہ اپنی کتاب تفسیر میں جو مصر کے چھاپہ میں چھپ کر شائع ہوئی ہے یہی معنے کرتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے زیر تفسیر آیت وحملھا الانسان (۔) یہی معنی لکھے ہیں کہ یہ ظلوم وجہول مقام مدح میں ہے۔'' یعنی ظلم کرنے والا دوسروں پر نہیں بلکہ اپنے نفس پر۔ اور جہول اس نفس پر ظلم کرنے کے نتیجہ میں جو بھی اس کے عواقب ہوں اس سے بے پرواہ ہو جائے۔

پھر حضرت مسیح موعود لکھتے ہیں: ''ہم نے اپنی امانت کو جو امانت کی طرح واپس دینی چاہئے تمام زمین و آسمان کی مخلوق پر پیش کیا۔ پس سب نے اس امانت کے اٹھانے سے انکار کر دیا اور اس سے ڈرے کہ امانت کے لینے سے کوئی خرابی پیدا نہ ہو مگر انسان نے اس امانت کو اپنے سر پر اٹھا لیا کیونکہ وہ ظلوم اور جہول تھا۔ یہ دونوں لفظ انسان کے محل مدح میں ہیں' نہ محل مذمت میں''۔ یعنی تعریف کے لئے استعمال ہوئے ہیں مذمت کے لئے نہیں۔ ''اور ان کے معنے یہ ہیں کہ انسان کی فطرت میں ایک صفت تھی کہ وہ خدا کے لئے اپنے نفس پر ظلم اور سختی کر سکتا تھا اور ایسا خدا تعالیٰ کی طرف جھک سکتا تھا کہ اپنے نفس کو فراموش کر دے اس لئے اس نے منظور کیا کہ اپنے تمام وجود کو امانت کی طرح پاوے اور پھر خدا کی راہ میں خرچ کر دے''۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد 21 ص 239)

اس ضمن میں یہ بات خاص طور پر یاد رکھنے کے قابل ہے کہ الانسان سے مراد مومن بھی ہے اور گزشتہ انبیاء بھی ہوں گے۔ لیکن اصل انسان سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہیں کیونکہ جو امانت آپؐ نے اٹھائی وہ قرآن کی امانت تھی اور قرآن کی امانت کو اٹھانے والا محل مذمت میں بہرحال نہیں ہو سکتا۔ اس نے بہت بڑا بوجھ اپنے سینہ پر اٹھا لیا ہے۔ یہ مفہوم ہے اس آیت کا۔ تو انسان سے مراد انسان کامل ہے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم۔ آپؐ نے اس امانت کا حق ادا کرنے میں ہر قسم کی سختی قرآن کریم کا پیغام پہنچانے کے لئے برداشت کی۔ فتح مکہ سے پہلے بھی مکی زندگی میں بھی اور مدنی زندگی میں بھی اور کبھی کسی مقام میں کوئی خوف محسوس نہیں کیا۔ مگر خدا تعالیٰ کا پیغام بڑی جرأت کے ساتھ جو بطور امانت آپ کے دل پر نازل ہوا تھا آپؐ پیش کرتے رہے۔ پس محل مدح میں ہونے کے لحاظ سے انسان کامل سے میں یہ مراد لیتا

پبلشر آغا سیف اللہ' پرنٹر قاضی منیر احمد قیمت 00-3 روپے مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ)

ہوں کہ یہاں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں۔

اب ایک اور آیت ہے جس میں غفور رحیم کا آخر پر ذکر آتا ۔ وہ ہے (-) یہ ایک ہی آیت ہے سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر 51 ۔اس کا سادہ ترجمہ یہ ہے: اے نبی! یقیناً ہم نے تجھ پر تیری وہ بیویاں حلال کردی ہیں جن کے مہر تو انہیں دے چکا ہے اور وہ عورتیں بھی جو تیرے زیرنگیں ہیں یعنی جو اللہ نے تجھے غنیمت کے طور پر عطا کی ہیں اور تیرے چچا کی بیٹیاں اور تیری پھوپھیوں کی بیٹیلں اور تیرے ماموں کی بیٹیاں اور تیری خالاؤں کی بیٹیاں جنہوں نے تیرے ساتھ ہجرت کی ہے اور ہر مومن عورت اگر وہ اپنے آپ کو نبی کے حضور پیش کردے بشرطیکہ نبی یہ پسند کرے کہ اس سے نکاح کرے۔ (یہ) مومنوں سے الگ خالصۃً تیرے لئے ہے۔ ہمیں علم ہے جو ہم نے ان کی بیویوں کے بارہ میں اور ان کے زیرنگیں عورتوں کے بارہ میں ان پر فرض کیا ہے۔ (یہ واضح کیا جارہا ہے) تاکہ تجھ پر (ان کے خیال سے) کوئی تنگی نہ رہے۔ اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اس آیت کا مفہوم میں آپ کے سامنے پیش کر دیتا ہوں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اجازت تھی بیک وقت نو بیویاں تک رکھیں اور صحابہ کو اجازت تھی کہ چار بیویوں سے زیادہ نہیں رکھنی اور چار بیویوں کا دستور بھی ایسا تھا کہ ہر صحابی کو یہ طاقت ہی نہیں تھی۔ اکثر تو ایک بیوی کو سنبھالنا بھی مشکل سمجھتے تھے۔ تو یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو مخاطب کر کے جو فرمایا گیا ہے تاکہ تجھے حرج محسوس نہ ہو اس کی بنیادی وجہ آپ کے سمجھنے کے لئے ضروری ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سارے عرب کے دلوں کو فتح کرنے کے لئے آئے تھے اور دلوں کو فتح کرنے کے دو طریق تھے۔ ایک تو وہ روحانی طریق تھا کہ آپ بے حد رحمان اور رحیم اور شفقت کرنے والے اور بہت زیادہ ان کی خاطر دکھ اٹھانے والے تھے جس کے نتیجہ میں از خود دلوں نے بہرحال فتح ہونا تھا۔ لیکن ان کے دلوں کو فتح کرنا جو بہت سخت دل قوم تھی یہ کوئی آسان کام نہیں تھا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اگر تو ان کے لئے نرم بھی ہو جاتا تب بھی ناممکن تھا کہ تو ان سخت دلوں پر قبضہ کر لیتا سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اور اللہ تعالیٰ یہ فیصلہ کرلے۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جو عربوں کے دل فتح فرمائے اس میں خالصۃً خدا تعالیٰ کی خاص مہربانی ہے جس کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ موقع عطا ہوا۔

اب دوسری بات ہے قبائل کو جوڑنا۔ تو عرب قبائل میں یہ دستور تھا کہ جن کی بیٹیاں کسی کے ہاں چلی جائیں وہ اس کے مطیع ہو جاتے تھے اور برداشت نہیں کر سکتے تھے کہ جہاں ان کی بیٹی گئی ہے اس کے اوپر وہ زیادتی کریں۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو زیادہ بیویوں کی اجازت اس لئے ملی کہ آپؐ نے بہت سے قبائل سے بیٹیاں لینی تھیں اور ان قبائل کو اکٹھا جوڑنا تھا

یہ آیات جو نازل ہوئی ہیں یہ مدینہ میں آخر پر نازل ہوئی ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو اپنے سے بہت بڑی عمر کی بیوہ سے شادی کر چکے تھے اور بڑی محبت سے اس پیمان وفا کو آپؐ نے نبھایا۔ اگر کوئی نفسانیت ہوتی تو وہ عمر تھی یعنی مکی زندگی کی جس میں آپ کو شادیاں کرنی چاہئے تھیں مگر آپؐ نے کوئی شادی نہیں کی۔ پس مدنی زندگی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا شادیاں کرنا یہ ایک دلیل ہے اس بات کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نفسانیت کا اس میں کوئی دخل نہیں تھا اس وقت تو آپ بوڑھے ہو چکے تھے جبکہ آپ کو اجازت ملی ہے۔ پس اس اجازت سے جو مستشرقین ناجائز نتیجہ نکالتے ہیں یہ بالکل ظلم اور سراسر زیادتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک ذات پر اس قسم کے الزامات لگائے جا سکتے ہی نہیں۔

اب میں حضرت امام بخاریؒ کی کتاب صحیح بخاری سے کتاب التفسیر سے اس آیت کریمہ سے متعلق حضرت ابن عباسؓ کا یہ قول بیان کرتا ہوں۔ حدیث وہ ہوتی ہے جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا جائے۔ اثر وہ ہوتا ہے جس میں کوئی بزرگ صحابی اپنی طرف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مزاج کو سمجھتے ہوئے آپؐ کے متعلق کوئی بات کرے۔ تو یہ حضرت ابن عباسؓ کا اثر ہے یعنی حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی نہیں بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق آپ کے ایک بزرگ صحابی کی حدیث مروی ہے۔

حضرت سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت ابن عباسؓ سے کہا کہ قرآن کریم میں بعض ایسے امور ہیں جن کی مجھے سمجھ نہیں آتی .... اور مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ کی ان صفات کا ذکر کیا (-)۔ اس نے حضرت ابن عباسؓ سے عرض کیا کہ سمجھ یہ نہیں آتی کہ اس میں ماضی کا صیغہ استعمال ہوا ہے گویا خدا کسی زمانہ میں غفور رحیم تھا اب نہیں رہا' گویا خدا کسی زمانہ میں غالب' عزت والا تھا اب نہیں رہا' گویا کسی زمانہ میں بہت سننے والا تھا اور بہت دیکھنے والا تھا لیکن اب نہیں رہا۔ کان سے اس نے یہ مفہوم نکالا۔ حضرت ابن عباسؓ نے اس پر فرمایا یہاں کان کا یہ مطلب ہے کہ اللہ کی یہ صفات ازل سے ہیں یعنی یہ خیال دل سے نکال دو کہ اب وہ غفور رحیم ہوا ہے۔ یہ مراد ہے کہ ہمیشہ ہمیش سے وہ غفور رحیم ہے اور جو ہمیشہ سے غفور رحیم ہے وہ آئندہ بھی ہمیشہ غفور رحیم رہے گا۔ یہ عمدہ تفسیر حضرت ابن عباسؓ نے کی اس لئے اس کو اہم اثر کہتے ہیں۔۔ یعنی اپنی طرف سے یہ تفسیر کی جو بالکل درست تھی۔

ایک اور آیت سورۃ الاحزاب ہی سے ہے ساٹھویں آیت۔ اے نبی! تو اپنی بیویوں اور اپنی بیٹیوں اور مومنوں کی عورتوں سے کہہ دے کہ وہ اپنی چادروں کو اپنے اوپر جھکا دیا کریں یہ اس بات کے زیادہ قریب ہے کہ وہ پہچانی جائیں اور انہیں تکلیف نہ دی جائے اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ یہاں بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا اس لئے ہے کہ وہ بھی بار بار تکلیف دیتے تھے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اور مسلمان خواتین کو اور اس کے باوجود خدا ان سے پردہ پوشی کرتا تھا اور بخش دیتا تھا اور پھر انہی میں سے اسلام پر جانیں فدا کرنے والے بھی پیدا ہو گئے۔ (رحیما) سے مراد ہے بار بار رحم کرنے والا' بار بار موقع دینے والا اور بار بار ان سے رحمت کا سلوک کرنے والا۔

اس سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی ایک تفسیر میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ بہت ہی لطیف تفسیریں ہیں جو حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے فرمائی ہیں۔ ''ان آیات کا مطلب اور قصہ یہ ہے کہ مدینہ کے بعض بدمعاش' مسلمان عورتوں کو چھیڑتے تھے اور عورتوں کو دکھ دے کر ان کے متعلق لوگوں کو تکلیف پہنچاتے تھے۔ چونکہ بظاہر مومن ہونے کے مدعی تھے' اس لئے جب پکڑے جاتے تو عذر کر دیتے کہ اس کو ہم نے پہچانا نہیں۔ اسی واسطے یہ نشان لگایا گیا۔ غور کرو۔ یہ کلمہ قرآن کریم کا (-) اور ماقبل کی آیت کس صفائی سے بتاتی ہے کہ بڑی چادر ایک نشان تھا اور ان سے واضح ہوتا تھا کہ ایک شرارت کی بندش اسلام نے کی ہے۔ اس لئے اس نشان کے بعد فرمایا کہ اب بھی اگر شریر شرارت سے باز نہ آئے تو ہم ان کو خوفناک سزا دیں گے۔ افسوس ایسے نشانوں اور سچی باتوں پر اعتراض کیا جاتا ہے''۔

(نور الدین۔ طبع ثالث ۔ صفحہ 222)

کیا اعتراض کیا جاتا ہے اس کی تفصیل تو حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے نہیں لکھی مگر یہ اعتراض اور اعتراضوں میں سے ایک تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ان لوگوں پر جنہوں نے مسلمان عورتوں پر ظلم کیا ہو' بہت سختی کی ہے اور ان کو مدینہ سے نکال دینے کی دھمکی بھی دی ہے اور اس کے بعد خدا تعالیٰ کے عذاب کی تنبیہ بھی کی ہے اس کے علاوہ یہ عذاب بھی تم پر نازل ہوگا۔ اس اعتراض کے جواب کے طور پر یہ آیت کریمہ ہے کہ دیکھو تم لوگ ظلم میں حد سے بڑھ گئے ہو۔ صرف نبی کی بیویوں پر ہی ظلم نہیں کرتے بلکہ عام مسلمان عورتوں پر بھی ظلم کرتے ہو اور بعد میں بہانہ بنا لیتے ہو کہ ہمیں تو پتہ نہیں تھا کہ یہ کون ہے۔ ہم سمجھتے تھے مدینہ کی کوئی عورت ہے یعنی یہود یا مشرک عورت بھی ہو سکتی ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی جس کا مطلب یہ ہے کہ اب واضح طور پر ان کی نشانی یہ کر دی گئی ہے کہ یہ اوڑھنیاں اوڑھا کریں گی جس طرح گھونگھٹ نکال کے چلتی ہیں خواتین' اس طرح یہ بھی گھونگھٹ لیا کریں گی اور اب تمہیں ان کو پہنچاننے میں کہ یہ کون ہیں' یہ مسلمان خواتین ہیں کوئی دقت نہیں ہونی چاہئے۔ اگر اس کے باوجود بھی تم نے شرارت کی تو پھر بہت سختی سے تم سے نپٹا جائے گا لیکن یاد رکھو کہ اس سب ظلم کے باوجود جو تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔

حضرت امام اپنی کتاب صحیح بخاری کی کتاب التفسیر میں اس آیت کریمہ کے تحت یہ حدیث بیان فرماتے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مشرکین میں سے بعض لوگ جو کثرت سے قتل و غارت اور زنا وغیرہ کے مرتکب رہ چکے تھے آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ آپ جو کچھ کہتے ہیں اور جس طرف بلاتے ہیں وہ بہت خوب ہے۔ کاش کہ آپؐ ہمیں یہ بتادیں کہ ہم جو کچھ کر چکے ہیں اور اس کا کوئی کفارہ ہے بھی کہ نہیں۔ اس پر آیت (-) نازل ہوئی اور آیت (-) نازل ہوئیں۔

(بخاری کتاب التفسیر)

حضرت امام بخاریؒ نے اپنی کتاب صحیح بخاری کی کتاب التفسیر میں اس آیت کریمہ کے تحت یہ حدیث درج فرمائی ہے۔ حضرت مجاہد بیان کرتے ہیں کہ حضرت علاء بن زیاد لوگوں کو دوزخ کے بارہ میں وعظ کر رہے تھے۔ اس پر ایک شخص نے کہا کہ آپ لوگوں میں مایوسی کیوں پھیلاتے ہو یعنی اتنا سختی سے دوزخ کی دھمکیاں دے رہے ہیں کہ سب لوگ مایوس ہو جائیں گے کہ ہم تو نہیں بخشے جاسکتے۔ انہوں نے کہا میں لوگوں میں کوئی بھی مایوسی نہیں پھیلا سکتا جبکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے (-) کیسے میں مایوسی پھیلا سکتا جب اللہ تعالیٰ وعدہ فرما رہا ہے کہ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنے نفس پر زیادتیاں کی ہیں اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔ نیز فرماتا ہے کہ وہ لوگ جو زیادتیوں پر مصر ہیں اور زیادتیاں کرتے چلے جائیں وہ یقیناً اہل نار میں سے ہیں۔ لیکن تم چاہتے ہو کہ تمہاری بداعمالیوں کے باوجود تمہیں جنت کی بشارت دی جائے یہ تو نہیں ہوسکتا جبکہ اللہ تعالیٰ نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو آپؐ کی اطاعت کرنے والوں کے لئے مبشر بنا کر اور آپؐ کی نافرمانی کرنے والوں کے لئے منذر بنا کر بھیجا ہے۔

حضرت اسماء بنت یزید کی ایک روایت ترمذی کتاب تفسیر القرآن میں درج ہے۔ حضرت اسماءؓ بنت یزید روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آیت (-) پڑھتے سنا۔ یعنی اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو یقیناً اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو بخش دیتا ہے اور پرواہ بھی نہیں کرتا۔

حضرت مسیح موعود اس کی تفسیر میں لکھتے ہیں: "ان کو کہہ دے کہ اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر اسراف کیا"۔ یعنی اسراف سے مراد ہے بڑے بڑے گناہ کئے۔ "تم خدا کی رحمت سے نومیدمت ہو۔ وہ تمہارے سب گناہ بخش دے گا۔ اب ظاہر ہے کہ بنی آدم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تو بندے نہیں تھے لیکن سب نبی وغیر نبی خدائے تعالیٰ کے بندے ہیں لیکن چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے مولا کریم سے قرب اتم یعنی تیسرے درجہ کا قرب حاصل تھا سو یہ سخن بھی مقام جمع سے سرزد ہوا"۔

(سرمہ چشم آریہ صفحہ 228، 229 حاشیہ)

اب یہاں غور طلب بات یہ ہے کہ "یہ سخن بھی مقام جمع سے سرزد ہوا" اسکا کیا مطلب ہے؟ اس کا مطلب ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے اتنے کامل بندے تھے کہ خدا تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اجازت دی کہ وہ ان کو جو بندے اللہ کے تھے یہ کہہ کے مخاطب کرے کہ اے میرے بندو! لیکن ایک شرط کے ساتھ کہ جب ہم خدا کا بندہ کہتے ہیں تو اس سے مراد ہے خدا کے پیدا کردہ بندے۔ جب محمدؐ کا بندہ کہتے ہیں تو مراد ہوتی ہے کہ محمدؐ کے غلام' کیونکہ عبد کے دونوں معنے ہیں۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم جب فرماتے ہیں یٰعبادی تو اس سے مراد یہ نہیں کہ میرے بندو جن کو میں نے پیدا کیا ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ اے میرے غلامو! میری اطاعت کرنے والو! میری راہ پر چلنے والو!

حضرت مسیح موعود مزید فرماتے ہیں: "انسان تو دراصل بندہ یعنی غلام ہے۔ غلام کا کام یہ ہوتا ہے کہ مالک جو حکم کرے اسے قبول کرے۔ اسی طرح اگر تم چاہتے ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض حاصل کرو تو ضرور ہے کہ اس کے غلام ہو جاؤ۔ قرآن کریم میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے قل یٰعبادی (-) اس جگہ بندوں سے مراد غلام ہی ہیں نہ کہ مخلوق۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بندہ ہونے کے واسطے ضروری ہے کہ آپ پر درود پڑھو اور آپ کے کسی حکم کی نافرمانی نہ کرو سب حکموں پر کاربند رہو"۔

(البدر جلد 2 نمبر 14 بتاریخ 24 اپریل 1903ء صفحہ 109)

پھر حضرت مسیح موعود اسی آیت کی مزید تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: "کہہ اے میرے غلامو! جنہوں نے اپنے نفسوں پر زیادتی کی ہے"۔ یہاں غلام مراد لی ہے بندے مراد نہیں لئے "کہ تم رحمت الٰہی سے ناامید مت ہو۔ خدا تعالیٰ سارے گناہ بخش دے گا۔ اب اس آیت میں بجائے قل یٰعباداللّٰہ کے جس کے معنے ہیں کہ اے خدا تعالیٰ کے بندو! یہ فرمایا کہ (قل یٰعبادی) یعنی کہہ کہ اے میرے غلامو! اس طرز کے اختیار کرنے میں بھید یہی ہے کہ یہ آیت اس لئے نازل ہوئی ہے کہ تا خدا تعالیٰ بے انتہا رحمتوں کی بشارت دیوے اور جو لوگ کثرت گناہوں سے دل شکستہ ہیں ان کو تسکین بخشے۔ سو اللہ جل شانہ نے اس آیت میں چاہا کہ اپنی رحمتوں کا ایک نمونہ پیش کرے اور بندہ کو دکھلاوے کہ میں کہاں تک اپنے وفادار بندوں کو انعامات خاصہ سے مشرف کرتا ہوں۔ سو اس نے (قل یٰعبادی) کے لفظ سے یہ ظاہر کیا کہ دیکھو یہ میرا پیارا رسول۔ دیکھو یہ برگزیدہ بندہ کہ کمال اطاعت سے کس درجہ تک پہنچا کہ اب جو کچھ میرا ہے وہ اس کا ہے۔ جو شخص نجات چاہتا ہے وہ اس کا غلام ہو جائے یعنی ایسا اس کی اطاعت میں محو ہو جائے کہ گویا اس کا غلام ہے"۔

غلام اپنے مالک کی اطاعت میں کامل ہوتا ہے یعنی غلام کا جو کچھ بھی ہے وہ اس کا اپنا نہیں ہوتا بلکہ سب کچھ مالک کا ہوتا ہے۔ مالک کے پیچھے قدم قدم چلتا ہے۔ پس چونکہ آنحضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی پیروی اس طرح کی ہے کہ اس کی صفات کے قدم پر قدم مارے ہیں اور کاملۃً اللہ کی رضا پر آپ نے قدم اٹھائے ہیں۔ اس لئے فرمایا چاہئے کہ تم اس کے غلام ہو جاؤ۔ گویا جو اس کا غلام ہے "تب وہ کو کیسا ہی پہلے گنہگار تھا بخشا جائے گا"۔ شرط یہ ہے کہ پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی اختیار کرے۔

"جاننا چاہئے کہ عبد کا لفظ لغت عرب میں غلام کے معنوں میں بھی بولا جاتا ہے"۔ اب دیکھئے ایک ہی لفظ مختلف محلوں کے اعتبار سے معنے مختلف دیتا ہے جب اللہ کا بندہ کہیں تو اللہ کی مخلوق بندہ مراد ہوتی ہے۔ جب محمدؐ کا بندہ کہیں تو محمدؐ کا غلام مراد ہوتے ہیں نہ کہ محمدؐ کا بندہ۔ "جیسا کہ اللہ جل شانہ فرماتا ہے (ولعبد مومن خیر من مشرک)" جیسے ایک دوسری جگہ بھی اللہ تعالیٰ نے اس لفظ عبد کو کھول کر بیان فرمادیا ہے کہ مومن غلام مشرک آزاد کی نسبت بہتر ہے" اور اس آیت میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جو شخص اپنی نجات چاہتا ہے وہ اس نبی سے غلامی کی نسبت پیدا کرے یعنی اس کے حکم سے باہر نہ جاوے اور اس کے دامن طاعت سے اپنے تئیں وابستہ جانے جیسا کہ غلام جانتا ہے۔ تب وہ نجات پائے گا۔ اس مقام میں ان کور باطن نام کے موحدوں پر افسوس آتا ہے جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہاں تک بغض رکھتے ہیں کہ ان کے نزدیک یہ نام کہ غلام نبی' غلام رسول' غلام مصطفیٰ' غلام احمد' غلام محمد شرک میں داخل ہیں"۔

پس عجیب ہے کہ مسلمانوں میں بھی ایک فرقہ اتنا انتہا پسند ہے کہ ان ناموں کو بھی وہ شرک قرار دیتے ہیں۔ غلام احمد' محمد کا غلام' نبی کا غلام' مصطفیٰ کا غلام' ان سب باتوں کو شرک سمجھتے ہیں کیونکہ سمجھتے ہیں کہ غلام صرف اللہ کا ہوسکتا ہے حالانکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہے آپ کا بندہ عبد کے معنوں میں نہیں ہے اور اس پہلو سے اس میں شرک کا کوئی شائبہ تک نہیں پایا جاتا۔ "اس آیت سے معلوم ہوا کہ مدار نجات یہی نام ہیں اور چونکہ عبد کے مفہوم میں یہ داخل ہے کہ ہر ایک آزدگی اور خودروی سے باہر آجاوے"۔ یعنی ان میں عبد ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کہ ہر قسم کی آزادی چھوڑ دی خدا کی رضا کی خاطر اور کامل طور پر خدا ہی کے بندے ہوگئے۔ اور خودروی کی بجائے اس راہ پر چلے جو اللہ نے تجویز فرمائی تھی۔

"اور پورا متبع اپنے مولا کا ہو اس لئے حق کے طالبوں کو یہ رغبت دی گئی کہ اگر نجات چاہتے ہو تو یہ مفہوم اپنے اندر پیدا کریں اور درحقیقت یہ آیت اور دوسری آیت (-) از روئے مفہوم کے ایک ہی ہیں کیونکہ کمال اتباع اس محویت اور اطاعت تامہ کو مستلزم ہے جو عبد کے مفہوم میں پائی جاتی ہے"۔ ان دو آیتوں کا مضمون جیسا کہ حضرت مسیح موعود فرما رہے ہیں بنیادی طور پر ایک ہے۔ "کمال اتباع اس محویت اور اطاعت تامہ کو مستلزم ہے"۔ کامل طور پر اتباع ہو ہی نہیں سکتی اور نہ کامل طور پر محویت تامہ یعنی پوری طرح اپنے وجود کو ایک ذات کے خیال میں محو کر دینا یہ ممکن نہیں ہے جب تک کہ اطاعت تامہ نہ ہو اور پوری طرح اس وجود کی عبدیت میں انسان شامل نہ ہو جائے۔

"یہی سر ہے کہ جیسے پہلی آیت میں مغفرت کا وعدہ بلکہ محبوب الٰہی بننے کی خوشخبری ہے گویا یہ آیت کہ (قل یٰعبادی) دوسرے لفظوں میں اس طرح پر ہے کہ قل یا متبعی کہ اے میری پیروی کرنے والو"۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بندے نہیں کہہ رہے بلکہ کہہ رہے ہیں کہ

اے میری پیروی کرنے والو- "جو بکثرت گناہوں میں مبتلا ہو رہے ہو رحمت الٰہی سے نومید مت ہو کہ اللہ جل شانہ بہ برکت میری میری پیروی کے تمام گناہ بخش دے گا- اور اگر عباد سے مراد اللہ تعالیٰ کے بندے ہی مراد لئے جائیں تو معنے خراب ہو جاتے ہیں کیونکہ یہ ہرگز درست نہیں کہ خدا تعالیٰ بغیر تحقق شرط ایمان اور بغیر تحقق شرط پیروی کے تمام مشرکوں اور کافروں کو یونہی بخش دیوے- ایسے معنے تو نصوص بینہ قرآن سے صریح مخالف ہیں"-

اب یہ عبارت بھی حضرت مسیح موعود کی عام لوگوں کو اچھی طرح سمجھنے کے لائق ہے- مسیح موعود فرماتے ہیں کہ یہاں عبادی سے مراد اللہ کے بندے نہیں ہو سکتے- اللہ کے بندے کا لفظ تو مشرکوں پر بھی صادق آتا ہے اور کفار پر بھی صادق آتا ہے' یہود اور عیسائی سارے اس لفظ کے اطلاق کے مستحق ہیں کیونکہ وہ خدا کے بندے' خدا کی پیدا کردہ مخلوق ہیں- تو ان سب کو کیا خدا تعالیٰ نے یہ خوشخبری دی ہے کہ تم جو مرضی کرتے پھرو' شرک کرو' گناہ عظیم کرو' گناہ کبیرہ کرو مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے میں تمہیں بخش دوں گا- یہ تو بالکل بے تعلق بات ہے- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت تو اسی کو نصیب ہو گی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی پیروی کرے گا-

پھر حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں: "جو لوگ دل و جان سے ----- رسول اللہ کے غلام بن جائیں گے ان کو وہ نور ایمان اور محبت اور عشق بخشا جائے گا کہ جو ان کو غیر اللہ سے رہائی دیدے گا اور وہ گناہوں سے نجات پا جائیں گے اور اسی دنیا میں ایک پاک زندگی ان کو عطا کی جائے گی اور نفسانی جذبات کی تنگ و تاریک قبروں سے وہ نکالے جائیں گے- اسی کی طرف یہ حدیث اشارہ کرتی ہے" (-) یعنی میں وہ مردوں کو اٹھانے والا ہوں جس کے قدموں پر لوگ اٹھائے جاتے ہیں"- (آئینہ کمالات اسلام صفحہ 190' 194)

اب سورۃ الزمر میں بھی اسی مضمون کی ایک آیت موجود ہے تو کہہ دے اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو- یقیناً اللہ تمام گناہوں کو بخش سکتا ہے- یقیناً وہی بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم فرمانے والا ہے-

حضرت امام بخاری کتاب التفسیر میں درج کرتے ہیں: "حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مشرکین میں سے بعض لوگ جو کثرت سے قتل و غارت اور زنا وغیرہ کے مرتکب رہ چکے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ آپ جو کچھ کہتے ہیں اور جس طرف بلاتے ہیں وہ بہت خوب ہے کاش کہ آپ ہمیں یہ بتا دیں کہ ہم جو کچھ کر چکے ہیں اس کا کوئی کفارہ بھی ہے کہ نہیں- اس پر آیت (-) نازل ہوئی تو یہ وہی مضمون ہے جو پہلے تفصیل سے بیان کیا جا چکا ہے اس کی تکرار کی اب یہاں ضرورت نہیں-

سورۃ حٰم السجدۃ کی 31 تا 33 تین آیات ہیں (-) یہ وہ آیات ہیں جو میں نماز عشاء میں اکثر تلاوت کرتا رہتا ہوں اس کے متعلق پہلے میں سادہ ترجمہ پیش کرتا ہوں-

یقیناً وہ لوگ جنہوں نے کہا اللہ ہمارا رب ہے' پھر استقامت اختیار کی' ان پر بکثرت فرشتے نازل ہوتے ہیں کہ خوف نہ کرو اور غم نہ کھاؤ اور اس جنت (کے ملنے) سے خوش ہو جاؤ جس کا تم وعدہ دیئے جاتے ہو- ہم اس دنیوی زندگی میں بھی تمہارے ساتھ ہیں اور آخرت میں بھی- اور اس میں تمہارے لئے وہ سب کچھ ہو گا جس کی تمہارے نفس خواہش کرتے ہیں اور اس میں تمہارے لئے وہ سب کچھ ہو گا جو تم طلب کرتے ہو- یہ بہت بخشنے والے (اور) بار بار رحم کرنے والے کی طرف سے مہمانی کے طور پر ہے-

اب پہلا استنباط تو اس میں سے یہ ہے کہ وہ جو کہتے ہیں وحی بند ہو گئی ہے اب اس آیت کو کہاں سے کہاں لے جائیں گے- فرشتے نازل ہوتے ہیں- گونگے فرشتے نہیں بلکہ بولتے ہوئے اور نازل ہو کر یہ خوشخبری دیتے ہیں کہ خوف نہ کرو جو کچھ تم نے ماضی میں کیا اس پر غم نہ کھاؤ' اس جنت کے ملنے سے خوش ہو جاؤ جس کا تم وعدہ دئے جاتے ہو-

پھر وحی ایسی کہ ہمیشہ وہ فرشتے ساتھ رہنے کا وعدہ کرتے ہیں- ہم اس دنیوی زندگی میں بھی تمہارے ساتھ ہیں اور آخرت میں بھی اور اس میں تمہارے لئے وہ سب کچھ ہو گا جس کی تمہارے نفس خواہش کرتے ہیں اور اس میں تمہارے لئے وہ سب کچھ ہو گا جو تم طلب کرتے ہو- یہ بہت بخشنے والے اور بار بار رحم کرنے والے کی طرف سے مہمانی کے طور پر ہے-

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں: وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے' پھر انہوں نے استقامت اختیار کی یعنی اپنی بات سے نہ پھرے اور طرح طرح کے زلازل ان پر آئے مگر انہوں نے ثابت قدمی کو ہاتھ سے نہ دیا' ان پر فرشتے اترتے ہیں یہ کہتے ہوئے کہ تم کچھ خوف نہ کرو اور نہ کچھ حزن کرو- اور اس بہشت سے خوش ہو جس کا تم وعدہ دئے گئے تھے- یعنی اب وہ بہشت تمہیں مل گیا ہے اور بہشتی زندگی اب شروع ہو گئی"- یعنی بہشتی زندگی اس دنیا میں بھی نصیب ہوتی ہے جو یہ خیال کرتے ہیں کہ اس دنیا میں جس قسم کی مرضی ہے گندی زندگی گزار لیں آگے جا کے بہشت مل جائے گی یہ جھوٹ ہے- سچوں کو بہشتی زندگی اسی دنیا میں ضرور مل جاتی ہے اور ان پر فرشتوں کا نزول بھی ہوتا ہے اور ایسا نزول کہ وہ ہمیشہ ان کے ساتھ رہتے ہیں اور ان سے مختلف صورتوں میں کلام کرتے رہتے ہیں-

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

"بہشتی زندگی اب شروع ہو گئی- کس طرح شروع ہو گئی (-) اس طرح کہ ہم تمہارے متولی اور متکفل ہو گئے اس دنیا میں اور آخرت میں اور تمہارے لئے اس بہشتی زندگی میں جو کچھ تم مانگو وہی موجود ہے- یہ غفور رحیم کی طرف سے مہمانی ہے- مہمانی کے لفظ سے اس پھل کی طرف اشارہ کیا ہے جو آیت (-) فرمایا گیا تھا" (جنگ مقدس صفحہ 44)- اب اس چھوٹے سے اشارہ میں بہت لمبا مضمون حضرت مسیح موعود نے بیان فرما دیا ہے- (توتی اکلها کل حین) سے مراد وہ شجر طیبہ ہے جو اللہ کے حکم سے ہر موسم میں پھل لاتا ہے- خزاں ہو یا بہار ہو اس کا اس پر کوئی اثر نہیں پڑتا- جڑیں تو اس کی بظاہر زمین میں ہی پیوست ہوتی ہیں لیکن شاخیں آسمان سے باتیں کر رہی ہوتی ہیں اور اللہ تعالیٰ اس کو تمام بہترین پھلوں سے مرصع فرماتا ہے- پس یہ اس آیت کی اصل تفسیر ہے جو حضرت مسیح موعود نے کی ہے-

ایک سورۃ الشوریٰ کی چھٹی آیت ہے قریب ہے کہ آسمان اپنے اوپر سے پھٹ جائیں اور فرشتے اب اپنے رب کی حمد کے ساتھ (اس کی) تسبیح کر رہے ہوں اور وہ ان کے لئے جو زمین میں ہیں بخشش طلب کر رہے ہوں- خبردار! یقیناً اللہ ہی بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے-

فرشتے انسان کی مدد کریں اور ان کے لئے بخشش طلب کریں اس کا مفہوم یہ ہے کہ انسان فرشتوں کی بات مانے تو فرشتے اس کے لئے مغفرت طلب کرتے ہیں- اگر فرشتوں کی تحریک کو ہر انسان رد کرتا چلا جائے تو ان کے لئے فرشتے مغفرت طلب نہیں کرتے- اور دوسرا یہ معنی پیش نظر رکھنا چاہئے کہ انسان اپنی ذات میں خود مغفرت طلب کرنے سے مغفرت نہیں پا لیتا سوائے اللہ کے ان پاک بندوں کے جن کو نبی معصوم کہا جاتا ہے- عام انسان کو مغفرت' مغفرت کہنے سے مغفرت نہیں مل جاتی- فرشتوں کی تحریک پر جب وہ نیکی اختیار کرتے ہیں تو ان فرشتوں کی تحریک کے نتیجہ میں فرشتے ان کے لئے دعا کرتے ہیں اور جو فرشتے دعا کرتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ اس دعا کو قبول فرما لیتا ہے- کیوں؟ اس لئے کہ (هو الغفور الرحیم) وہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے-

ایک سورۃ سبا کی آیت نمبر 3 ہے اب اس آیت میں رحیم کو پہلے فرمایا ہے اور غفور کو بعد میں- یہ دیکھنے والی بات ہے کہ کیوں ایسا ہوا ہے- سردست مجھے اس پر غور کا موقع نہیں ملا لیکن میں صرف پہلے ترجمہ پڑھتا ہوں- وہ جانتا ہے جو زمین میں داخل ہوتا ہے اور جو اس سے نکلتا ہے اور جو آسمان سے اترتا ہے اور جو اس میں چڑھ جاتا ہے اور وہ بار بار رحم کرنے والا اور بہت بخشنے والا ہے- یہاں رحیم کو پہلے غالباً اس لئے رکھا گیا ہے کہ جو آسمان سے اترتا ہے پھر اس میں چڑھ جاتا ہے وہ ایک دفعہ نہیں ہوتا بلکہ بار بار ایسا ہوتا رہتا ہے- ہر وقت زمین سے کچھ مادے آسمان کی طرف اڑتے اور تحلیل ہوتے جاتے ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ کی قدرت بار بار ان کو دوبارہ زمین پر اتارتی رہتی ہے- پس یہ رحیمیت کا مضمون ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے رحم کو دوہراتا رہتا ہے اور رحیمیت کے ساتھ وہ بخشنے والا بھی ہے- اس دوران جو انسانوں سے گناہ سرزد ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ اگر چاہے تو ان کو معاف فرما سکتا ہے-

پھر اسی مضمون کی دو آیتیں سورۃ السجدہ کی نمبر 6 تا 7 ہیں- ترجمہ: وہ فیصلے کو تدبیر کے ساتھ آسمان سے زمین کی طرف اتارتا ہے- پھر وہ ایک ایسے دن میں اس کی طرف عروج کرتا ہے جو تمہاری گنتی کے لحاظ سے ایک ہزار سال کے برابر ہوتا ہے- یہ وہ غائب اور حاضر کا جاننے والا ہے جو کامل غلبہ والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے-

اب یہاں ایک خاص مضمون ایسا بیان ہوا ہے جس کی طرف عموماً مفسرین کی نظر نہیں گئی۔ یہ جو فرمایا ہے تمہاری گنتی کے لحاظ سے ایک ہزار سال کے برابر ہوتا ہے تو مراد یہ ہے کہ جس کو تم ایک دن گنتے ہو وہ تمہاری گنتی میں ایک دن ہے مگر اللہ کے نزدیک وہ ہر دن ایک ہزار سال کے برابر ہے۔ تو ایک سال میں جتنے دن ہوتے ہیں گویا اتنے ہزار سالوں کی بات فرمائی گئی ہے اور پھر اللہ کے حساب سے پچاس ہزار سال کا بھی وعدہ فرمایا گیا ہے۔ تو پچاس ہزار کو ان دنوں سے ضرب دے کے دیکھو تو میں نے حساب لگا کے دیکھا تھا سائنس دانوں کے لحاظ سے جو کائنات کی صف لپیٹی جاتی ہے وہ تقریباً اٹھارہ ارب سے بیس ارب سال کے درمیان زمین آسمان کی صف لپیٹی جاتی ہے۔ یہ سارا عرصہ ان آیات سے نکلتا ہے۔ پس قرآن کریم کا انداز بیان حیرت انگیز ہے۔ ایسی فصاحت و بلاغت ہے کہ آدمی حیران رہ جاتا ہے جب اس پر غور کرتا ہے تو پھر سمجھ آتی ہے کہ چھوٹے چھوٹے فرقوں سے کیا معنے مراد لئے گئے ہیں۔

اب سورۃ یٰسین کی آیات نمبر 2 تا 7 اے سردار یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن حکیم کی گواہی پیش کرتا ہوں۔ کہ یقیناً تو بھیجے ہوؤں میں سے ہے۔ اب قرآن کی گواہی کیسے ہوئی۔ جو لوگ قرآن کو نہیں مانتے وہ اس کی گواہی کو کیوں مانیں گے۔ بات یہ ہے کہ قرآن کریم میں اتنے عظیم الشان نشانات موجود ہیں کہ وہ اپنی بات کفار کو بھی منوانے کی طاقت رکھتے ہیں۔ ایسی آیات کریمہ ہیں جن کی تشریح کی جائے تو صاف ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی طرف سے یہ باتیں نہیں کر سکتے تھے۔ ایسی عظیم الشان پیشگوئیاں ہیں آئندہ زمانوں کے متعلق کہ جن کے متعلق انسان کو اس زمانے میں وہم و گمان بھی نہیں تھا۔ یہاں تک موجود ہے کہ آسمانوں میں بھی ہم نے چلنے پھرنے والی مخلوق پیدا کی ہے۔ اب بتاؤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تو آسمان کا تصور ایک ایسے خول کی طرح تھا جس میں کچھ ستارے جڑے ہوئے ہوں مگر سوچا بھی نہیں جا سکتا تھا کہ اس میں چلنے پھرنے والی مخلوق موجود ہوگی۔ قرآن پیشگوئی کرتا ہے کہ موجود ہے اور تمہاری مخلوق کے ساتھ جو زمین کی مخلوق ہے اس زمین کو ایک زمانہ میں مجتمع بھی ضرور کر دیا جائے گا خواہ وہ پیغامات کے ذریعہ مجتمع ہوں یا بدنی طور پر مجتمع ہوں۔ تو اتنی واضح پیشگوئی زمین و آسمان سے متعلق قرآن کریم میں موجود ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے نفس سے کر ہی نہیں سکتے تھے۔ تو اسی لئے فرمایا ہے کہ قرآن گواہ ہے کہ یقیناً تو خدا کے بھیجے ہوؤں میں سے ہے۔ عین سیدھے راستے پر چلنے والا۔ یہ تنزیل جو قرآن کی ہے ایک ایسے خدا کی طرف سے ہے جو بہت غالب، بہت عزت والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔ کس لئے تا کہ تو ایک ایسی قوم کو تنبیہ کرے جن کے آباء و اجداد کو تنبیہ نہیں کی گئی یعنی لمبے عرصہ سے اسی وجہ سے وہ غافل ہو چکے ہیں۔

پھر سورۃ الدخان کی آیات 41 تا 43 ہیں یعنی فیصلہ کا دن ان سب کے لئے ایک وقت مقرر ہے۔ جس دن کوئی دوست کسی دوست کے کچھ کام نہیں آئے گا اور نہ ہی وہ مدد دیئے جائیں گے سوائے اس کے کہ جس پر اللہ نے رحم کیا۔ یقیناً وہی کامل غلبہ والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ وہ جو فیصلہ کا دن آ جائے گا اس سے مراد پہلے تو دنیا میں فیصلہ کا دن ہے۔ دنیا میں بھی قوموں کے درمیان تنازعے ہوتے ہیں اور فیصلہ کے دن آتے ہیں تو فرمایا یہ فیصلہ کا دن عیاں ہو یا قیامت کے بعد ہو مقرر ہے اور اس کو ٹالا نہیں جا سکتا۔ اس دن کوئی دوست کسی دوسرے دوست کے کام نہیں آ سکتا۔ کسی کی رشتہ داری کام نہیں آ سکتی، کسی کی دوستی، کسی کا خونی تعلق کام نہیں آ سکتا سوائے اس کے جس پر اللہ نے رحم کیا۔ جس پر اللہ رحم کرے اس کو اس فیصلہ کے دن سے نجات بخشی جا سکتی ہے۔ پس حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

آگ ہے پر آگ سے وہ سب بچائے جائیں گے
جو کہ رکھتے ہیں خدائے ذوالعجائب سے پیار

کہ آگ تو ہوگی یعنی یہ کہ مثلاً ایک ایٹمی جنگ چھڑ چکی ہے اس سے زیادہ خوفناک بلا کون سی ہو سکتی ہے مگر اس میں بھی خدا تعالیٰ سے سچی محبت کرنے والے بچائے جائیں گے۔ یہ ایک پیشگوئی ہے جو پوری ہونے والی ہے اور اس سے پہلے بار ہا پوری ہو بھی چکی ہے۔ حضرت مسیح موعود نے جن زلازل کی اور عذابوں کی پیشگوئیاں فرمائی تھیں ان زلازل میں اور عذابوں میں احمدیوں کو جو مسیح موعود کے سچے غلام تھے غیر معمولی طور پر بچا لیا گیا۔ ایسے حیرت انگیز واقعات ہیں کہ انسان دنگ رہ جاتا ہے۔ مثلاً کانگڑہ کا زلزلہ آیا، بہت وسیع پیمانے پر دیہات خورد برد کر دیئے گئے۔ ایسے دیہات بھی تھے جس میں ایک گھر بھی باقی نہ بچا۔ وہ الٹ گیا تھا اور ساری آبادی ہلاک ہو چکی تھی۔ ایک گھر احمدیوں کا تھا وہ احمدی اپنے بچوں سمیت زندہ نکل آیا۔ وہ اتفاق ایسا ہوا کہ اس وقت اس نے ایک چارپائی کے نیچے پناہ لی۔ اس چارپائی پر کچھ نہ گرا۔ جو کچھ بھی ملبہ گرا دیواروں کا اور چھت کا وہ ارد گرد گرتا رہا اور اس میں سے وہ زندہ نکل آیا۔ تو یہ پیشگوئی تھی جس پر حضرت مسیح موعود بڑی دلچسپی سے لوگوں سے پوچھا کرتے تھے کہ تم کہاں سے آئے ہو وہاں زلزلہ آیا تھا؟ کہتے جی ہاں آیا تھا۔ کیا ہوا؟ سارا گاؤں برباد ہو گیا پھر۔ بس اب ہم زندہ ہیں، ہم آپ کی پیشگوئی کے مطابق زندہ بچ گئے ہیں۔ تو یہ ہے عزیز رحیم کے متعلق۔ عزیز جو عزت والا ہے اور غالب ہے، غلبہ والا ہے اور اس کا غلبہ اس شان سے پورا ہوتا ہے کہ ہلاکتوں کے وقت جبکہ دنیا تباہ ہو جاتی ہے وہ جس کو چاہے بچا لیتا ہے وہ دائمی غلبہ والا، عزت والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔

اب سورۃ یٰسین کی آیات 56 تا 59 یقیناً جنت والے اس دن ایک شغل میں مصروف ہوں گے۔ (فٰکھون) سے مراد دلچسپیوں میں لطف اندوز ہو رہے ہوں گے۔ وہ بھی اور ان کے ازواج بھی سایوں کے نیچے ہوں گے اور تکیوں سے ٹیک لگائے بیٹھے ہوں گے ان کے لئے اس میں ہر قسم کے پھل ہوں گے اور جو کچھ بھی وہ چاہیں گے ان کو دیا جائے گا۔ یہ سلام ہے، تیرے رب کی طرف سے قول ہے۔ یعنی سلام کا قول تیرے رب رحیم کی طرف سے ہے۔

اب یہاں یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے کہ ایسی کوئی جنت نہیں ہے جس میں ظاہری طور پر کوئی لوگ پھل کھا رہے ہیں، ہر وقت لیٹے ہوئے ہیں۔ یہ تو عجیب و غریب سست روؤں کی جنت بن جائے گی کہ اور کوئی شغل نہیں ہے بس لیٹے ہوئے تکیوں کے اوپر اور آمنے سامنے ایک دوسرے سے پیارے کی باتیں کر رہے ہیں۔ یہ ساری تمثیلات ہیں اور جنت کے متعلق یاد رکھنا چاہئے کہ یہ تمثیلی پیشگوئیاں ہیں اور یہی حال جہنم کا ہے۔ جس قسم کے جہنم کے گڑھے کا تصور آپ کے دماغ میں آتا ہے ویسا نہیں ہے۔ ایک موقع پر قرآن کریم کی ایک آیت نازل ہوئی کہ جنت کا حجم جو ہے وہ آسمانوں اور زمین کے حجم کے مطابق ہے یعنی ساری کائنات میں وہ جنت پھیلی پڑی ہے۔ جس جنت کی طرف اللہ کا رسول تمہیں بلاتا ہے۔ جب یہ آیت نازل ہوئی تو صحابہ نے تعجب سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر جنت ساری کائنات میں پھیلی ہوئی ہے تو جہنم کہاں ہے؟ آپؐ نے فرمایا وہ بھی وہیں ہے لیکن تمہیں شعور نہیں ہے۔ تو یہ ایسی باتیں ہیں جو اس دور کے زمانہ میں Relativity کے ذریعہ سمجھ آ جاتی ہیں مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تو Relativity کا کوئی تصور نہیں تھا پھر بھی دیکھیں خدا تعالیٰ نے کیسے آپ سے وہ باتیں کہلوائیں جو اس زمانہ کے بڑے بڑے عالم بیان کرتے ہوئے فخر محسوس کرتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

”سلام تو وہ ہے جو خدا (تعالیٰ) کی طرف سے ہو۔ خدا (تعالیٰ) کا سلام وہ ہے جس نے ابراہیمؑ کو آگ سے سلامت رکھا۔ جس کو خدا کی طرف سے سلام نہ ہو بندے اس پر ہزار سلام کریں اس کے واسطے کسی کام نہیں آ سکتے۔ قرآن شریف میں آیا ہے (بدر جلد نمبر 6 نمبر 41 یکم اگست 1907ء) کہ سلام ہے قول ایسا جو رب رحیم کی طرف سے ہے۔

پس یاد رکھیں یہ سورۃ یٰسین کی آیت ہے اور اس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ مردے کے پاس نہیں بلکہ زندہ جب موت کے قریب ہو اس پر یہ سورت تلاوت کی جائے اور یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ وہ لوگ جن سے بخشش کا سلوک ہوتا ہے، جن پر خاص رحمت ہو وہ اس وقت دم توڑتے ہیں جب یہ الفاظ نکلتے ہیں پس ایک تو میں بھی اس بات پر گواہ ہوں کہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کی جب وفات تھی، نزع کا عالم تھا اس وقت یہ سورت آپ کے اوپر تلاوت کی جا رہی تھی، عین اس وقت آپ کا دم ٹوٹا جبکہ سلم (۔) پہ قاری پہنچا ہوا تھا۔ تو یہ بھی خدا تعالیٰ کی عجیب شان ہے۔ خدا کرے کہ ہر مرنے والے کو یہ تجربہ ہو کہ سلم (۔) پر ہی اس کی جان ٹوٹے۔

اب آخری آیت آج کے لئے میں نے سورۃ حٰم السجدہ کی 2 تا 4 یہ تین آیات لی ہیں۔ (حٰم) صاحب حمد اور صاحب مجد۔ اس کا نازل کیا جانا رحمٰن اور رحیم کی طرف سے ہے یعنی قرآن کریم کا نازل کیا جانا رحمٰن اور رحیم کی طرف سے ہے یعنی رحمٰن کے لحاظ سے قرآن نازل ہوا ہے اور رحمانیت ہی کے نتیجہ میں قرآن نازل ہوا ہے۔ اور رحیمیت کا پیغام دیتا ہے یعنی جو رحمانیت بنی نوع انسان کے لئے، ہر انسان کے لئے عام ہے رحیمیت ان لوگوں کے لئے خاص ہے

رحمانیت کے نتیجہ میں جو کچھ عطا ہوا بار بار پھر وہ دوبارہ بھی عطا ہوتا چلا جائے۔ جیسے موسموں کا حال ہے ہر موسم ہے پھل نکلنے کا' پھل کاٹنے کا اور وہ آتا ہے اور چلا جاتا ہے۔ رحمانیت کے نتیجہ میں ملتا ہے۔ ہم نے تو نہیں اپنی طرف سے کچھ بنایا لیکن جب چلا جاتا ہے تو اگلے سال پھر آ جاتا ہے۔ ہر وقت انسان کو موقع ملتا ہے کہ دوبارہ اس سے استفادہ کر سکے۔

فرمایا یہ ایک ایسی کتاب ہے جس کی آیات کھول کھول کر بیان کر دی گئی ہیں۔ ایک ایسے قرآن کی صورت میں جو نہایت فصیح و بلیغ ہے ان لوگوں کے فائدہ کے لئے جو علم رکھتے ہیں۔

(الفضل انٹرنیشنل 20 جولائی 2001ء)

بقیہ صفحہ 1

اس پر ضلع شیخوپورہ کے ایس پی بہاری پولیس نفری کے ساتھ رات 12 بجے کے قریب سید والا پہنچے اور 28 احمدیوں کو حراست میں لے لیا پولیس کی طرف سے احمدی مردوں کو حراست میں لئے جانے کے بعد شرپسند عناصر اکیلی رہ جانے والی احمدی خواتین اور بچوں کے گھروں کے باہر کھڑے ہو کر اشتعال انگیز اور دھمکی آمیز نعرہ بازی کرتے رہے اور صبح کے وقت پھر اکٹھے ہو کر احمدیہ بیت الذکر کے بچے کھچے حصوں کو مسمار کرنا شروع کر دیا۔

ترجمان جماعت احمدیہ نے سید والا میں احمدی عبادت گاہ کے ہونے والے اس نقصان پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ حکومت کو ایسی اشتعال انگیز کارروائیوں کے خلاف بھرپور اقدامات کرنے چاہئیں۔

بقیہ صفحہ 1

جلسہ کے لئے جرمنی کے صدر مملکت اور گھانا کے صدر مملکت کے پیغامات آخری اجلاس میں پڑھ کر سنائے گئے۔ جلسہ میں افریقہ کے بادشاہوں نے بھی شرکت کی جو اپنے مخصوص ملبوسات میں نمایاں تھے۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جلسہ ہر لحاظ سے کامیاب و کامران رہا۔ الحمد للہ۔ جلسہ کے تمام پروگراموں کی تفاصیل احباب کی خدمت میں پیش کی جائیں گی۔

بقیہ صفحہ 1

واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت جرمنی اور مکرم ہدایت اللہ ہیوبش صاحب نے تقاریر کیں۔

اطلاعات و اعلانات

نکاح

مکرم عبدالغفار صاحب ڈار حال مقیم الیگزنڈریا۔ امریکہ لکھتے ہیں۔ میری سب سے بڑی پوتی عزیزہ صالحہ ڈار بنت عزیزم عبدالحی ڈار کا نکاح عزیزم محمد داؤد احمد بھٹی ولد محمد یونس صاحب بھٹی آف فیصل آباد سے دس ہزار ڈالر حق مہر پر مکرم سید شمشاد احمد صاحب ناصر مربی سلسلہ نے بیت الرحمن واشنگٹن امریکہ میں بعد نماز جمعہ محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ امریکہ کی اجازت سے پڑھایا عزیزہ صالحہ محترم مولوی عبدالکریم صاحب مولوی فاضل سابق امیر جماعت احمدیہ جہلم کی نواسی ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین اور ہر دو خاندانوں کے لئے خیر و برکت کا باعث بنائے۔

سانحہ ارتحال

مکرم مبشر احمد ڈار صاحب لکھتے ہیں میرے والد مکرم خواجہ بشیر احمد ڈار صاحب ولد محترم خواجہ عبدالصمد صاحب ڈار جو آسنور کشمیر کے قدیمی احمدی خاندان کے فرد تھے مورخہ 22 اگست 2001ء جناح ہسپتال لاہور میں وفات پا گئے۔ مورخہ 23 اگست کو محترم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں آپ کا جنازہ پڑھایا اور قبرستان عام میں آپ کی تدفین کے بعد محترم سید عبدالحی شاہ صاحب نے دعا کروائی۔ احباب مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔ مرحوم کے پسماندگان میں ان کی اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے اور چھ بیٹیاں ہیں احباب ہمیں بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

درخواست دعا

مکرم منیر احمد قریشی صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور لکھتے ہیں۔ میری بہن محترمہ زینب قدسیہ قریشی صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا محمد رفیع صاحب امیر جماعت کھری سندھ ان دنوں شدید بیمار ہیں۔ احباب کرام سے ان کی صحت کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

مکرم کاشف رفیق صاحب چوہدری دارالعلوم شرقی برکت ربوہ کے بھانجے عزیزم جمیل احمد کا اپریشن مورخہ 22 اگست 2001ء کو فاروق ہسپتال میں ہوا۔ عزیز وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ احباب جماعت سے اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

موسم سرما کی سبزیوں کے بیج دستیاب ہیں

اہل ربوہ کی سہولت کے لئے نظارت زراعت میں موسم سرما کی سبزیوں کے بیج دستیاب ہیں اسی طرح گندم اور چاول کو کیڑا لگنے سے بچانے کا نسخہ بھی دفتر ہذا میں میسر ہے زراعت کے بارے میں مشوروں کے لئے بھی رابطہ کریں۔ اسی طرح آپ فون پر بھی رابطہ کر سکتے ہیں۔ فون 213635

(نظارت زراعت صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

نمایاں کامیابی

عزیزہ ساجدہ انوار صاحبہ بنت مکرم انوار الحق خان صاحب نے امسال میٹرک کے امتحان میں گورنمنٹ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کی طرف سے آرٹس گروپ میں 700/850 نمبر حاصل کر کے اول پوزیشن حاصل کی ہے۔ عزیزہ ساجدہ انوار صاحبہ مکرم عبدالرحیم خان مرحوم سابق صدر جماعت خوشاب کی پوتی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے عزیزہ کی یہ کامیابی ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب اور مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔

بقیہ صفحہ 1

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اب بھی اس جلسہ کے اختتام پر آپ یہ نظارہ دیکھیں گے کہ لوگ فوج در فوج احمدیت میں داخل ہوئے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا آنحضرت ﷺ نے بادشاہوں کو تبلیغ کے لئے خطوط لکھے اور کوئی نبی ایسا نہیں جس نے دنیاوی بادشاہوں کو تبلیغ کے لئے خطوط لکھے ہوں۔ آپ نے ان کو کہا کہ اسلام قبول کر لو تو تمہیں سلامتی ملے گی۔ ایک بادشاہ کو جب حضور ﷺ کا خط ملا تو وہ یہ خط پڑھ کر تخت سے نیچے اتر آیا۔ یہ آنحضرت ﷺ کے الفاظ کی شوکت کا اظہار تھا۔

حضور ایدہ اللہ نے اس کے علاوہ متعدد آیات کریمہ سے مضمون کی وضاحت فرمائی۔ حضرت مسیح موعود کے الہامات کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ 1898ء میں یہ الہام ہوا کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ اس کے ٹھیک ایک سو سال کے بعد 1998ء میں یہ الہام اس طرح پورا ہوا کہ اس سال 20 افریقی بادشاہ احمدیت میں شامل ہوئے حضور نے فرمایا اس الہام کے نظارے آپ اس جلسہ سالانہ میں بھی دیکھیں گے۔

حضور ایدہ اللہ نے جلسہ پر آنے والے مہمانوں کو نصائح فرمائیں کہ وقت ضائع نہ کریں ذکر الٰہی میں مصروف رہیں نمازوں کا التزام کریں۔ میری ہی نہیں دیگر علماء کی تقاریر بھی سنیں سلام کو رواج دیں۔ عورتیں پردے کا خیال رکھیں کھانا ضائع نہ کریں جتنا کھانا ہو اتنا ہی پلیٹ میں ڈالیں۔ ہر شخص اپنے گرد و پیش پر نظر رکھے اور مشکوک افراد کے بارے میں فوراً حفاظتی عملے کو آگاہ کرے۔ جو لوگ جرمنی میں ویزا لے کر جلسے پر آئے ہیں ان میں سے کوئی یہاں پر اسائلم نہ لے۔ جماعت اس کی اجازت نہیں دے گی۔ یہاں آنے والے کا لازماً یہ فرض ہے کہ وہ واپس جائے ورنہ اسے یہ کہا جائے گا کہ یا جرمنی میں رہو۔ یا جماعت میں رہو۔ اگر جرمنی سے نہیں جاؤ گے تو ہمیشہ کے لئے جماعت سے باہر رہو گے۔ معافی کا کوئی سوال نہیں ہو گا۔

ہر قسم کی قے، اُلٹی، پیٹ درد، مروڑ کا موثر علاج

پیٹ درد۔ قے GHP-370/GH

20ML قطرے یا 20 گرام گولیاں۔ قیمت =/25

عزیز ہومیو پیتھک ربوہ فون 212399

جدید اور فینسی۔ مدراسی۔ اٹالین۔ سنگاپوری اور ڈائمنڈ کی ورائٹی کے لئے تشریف لائیں۔

الفضل جیولرز | بازار صرافہ سیالکوٹ | پروپرائٹر: عبدالستار

فائن آرٹ جیولرز | بازار شہیداں سیالکوٹ | پروپرائٹر: سفیر احمد

فون دوکان 592316 فون رہائش 551179-586297

ملکی خبریں

ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 27-اگست- گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم از کم درجہ حرارت 24 زیادہ سے زیادہ 43 درجے سنٹی گریڈ

☆ منگل 28-اگست غروب آفتاب: 6-40
☆ بدھ 29-اگست طلوع فجر: 4-14
☆ بدھ 29-اگست طلوع آفتاب: 5.40

مسلم لیگ اور ایم کیو ایم میں فائرنگ

کراچی میں دو متحارب سیاسی گروپوں کے درمیان فائرنگ میں ایک سیاسی کارکن جاں بحق اور متعدد شدید زخمی ہو گئے۔ مزار قائداعظم کے قریب لائنز ایریا میں یہ مسلح تصادم مہاجر قومی موومنٹ (ایم کیو ایم) اور مسلم لیگ کے کارکنوں کے درمیان ہوا۔ جس میں دونوں طرف سے خود کار ہتھیاروں سے فائرنگ کی گئی۔ ہلاک ہونے والے کارکن کا تعلق ایم کیو ایم سے تھا جبکہ زخمی افراد میں دونوں طرف کے کارکنان شامل ہیں پولیس اور رینجرز نے لڑائی روکنے کے لئے علاقے کا محاصرہ کر لیا۔

عالمی مالیاتی ادارے مداخلت نہیں کرتے

وفاقی وزیرخزانہ نے کہا ہے کہ ہمارے ملک کے بجٹ اور معاشی پالیسیوں میں آئی ایم ایف اور ورلڈ بنک سمیت کسی بھی مالیاتی اداروں میں کوئی مداخلت نہیں ہوتی البتہ جو ادارے پاکستان کو قرضے دیتے ہیں یقیناً وہ اس ضمن میں شرائط بھی عائد کرتے ہوں گے تاہم اس سلسلے میں بھی ملکی مفاد کو اولیت حاصل ہوتی ہے۔ پاکستان کو معاشی طور پر ایک مضبوط خوشحال اور خود مختار ملک بنانے کے لئے ضروری ہے کہ بیرونی قرضوں پر انحصار کرنے کی بجائے اپنے وسائل پر انحصار کریں۔

قبائلی عوام کا ساتھ دیں گے

ملک بھر کی دینی اور سیاسی جماعتوں کے اتحاد دفاع افغانستان کونسل کے زیر اہتمام دفاع پاکستان کانفرنس میں پاک افغان سرحد پر اقوام متحدہ کی مانیٹرنگ ٹیموں کے تقرر کو مسترد کر دیا گیا۔ اسے افغانستان کے خلاف جانبدارانہ اور معاندانہ کارروائی پاکستان کے خلاف حساس معاملات میں مداخلت کے ساتھ ساتھ پاکستان افغانستان اور قبائلی عوام کے درمیان بداعتمادی پیدا کرنے کی کوشش قرار دیا۔

چوہدری کیبل
پروپرائٹر
عمر اسٹیٹ ایجنسی
جائیداد کی خریدوفروخت کا با اعتماد ادارہ
9-حمزہ بلاک، علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔ فون: 5418406

البشیرز۔ اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
پیج
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز
چوکی شوروم فون 04524-214510 ربوہ 04942-423173

تمام گاڑیوں وٹریکٹروں کے ہوز پائپ آٹوز کی تمام آئٹم آرڈر پر تیار
SRP
سینکی ربڑ پارٹس
جی ٹی روڈ چناناؤن نزد گلوب ٹمبر کارپوریشن فیروز والا لاہور
فون فیکٹری 042-7924522,7924511
فون رہائش 7729194
طالب دعا۔ میاں عباس علی۔ میاں ریاض احمد۔ میاں تنویر اسلم

نئی پرانی گاڑیوں کی خرید وفروخت کا مرکز
احمد موٹرز
157/13 فیروزپور روڈ۔ مسلم ٹاؤن موڑ لاہور
رابطہ کیلئے۔ مظفر محمود۔ فون آفس 32-7572031
رہائش 142/D ماڈل ٹاؤن لاہور

طارق ورک اینڈ کو ڈیلر گھی چینی
نیو بس سٹینڈ جوہر آباد ضلع خوشاب
پروپرائٹر ملک طارق محمود ورک فون 0454-721610

شاہد الیکٹرک سٹور
ہر قسم سامان بجلی دستیاب ہے
پروپرائٹر: میاں ریاض احمد
متصل احمدیہ بیت الفضل گول امین پور بازار
فیصل آباد فون نمبر 642605-632606

سونی کمپنی کے منظور شدہ ڈیلر سونی ٹی وی
تین سالہ گارنٹی کے ساتھ ویژن الیکٹرونکس
کچہری روڈ گجرات پروپرائٹر۔ منیر احمد
فون شوروم 0433-512151

PRO TECH UPS لگوائیں لوڈشیڈنگ سے نجات پائیں۔ اپنا کمپیوٹر۔ ٹی وی۔ ویڈیو گیم۔ ڈش ریسیور اور دیگر الیکٹرونکس اشیاء بجلی جانے کے بعد بھی استعمال کریں۔
32 اپر فلور چوہدری سنٹر ملتان روڈ لاہور ☎7413853
Email:pro_tech_1@yahoo.com

کراچی اور سنگاپور کے K-21 اور K-22 کے فینسی زیورات کا مرکز
العمران جیولرز
الطاف مارکیٹ۔ بازار کٹھیاں والا سیالکوٹ پاکستان
فون دوکان 594674 فون رہائش 553733
موبائل 0300-9610532

نعیم آپٹیکل سروس
نظر و دھوپ کی عینکیں ڈاکٹری نسخہ کے مطابق لگائی جاتی ہیں
کنٹیکٹ لینز و سلوشن دستیاب ھیں
نظر کا معائنہ بذریعہ کمپیوٹر
فون 34101-642628 چوک کچہری بازار فیصل آباد

ایف۔ اے انگلش پرچہ A,B
نیشنل کالج میں طلباء و طالبات کے اصرار پر F.A اور F.Sc کے مضمون انگریزی پرچہ اے اور بی کی تیاری طلباء اور طالبات کے لئے الگ الگ کلاسز کا اجراء مورخہ 10 ستمبر 2001ء سے کیا جا رہا ہے اگر آپ کم وقت میں معیاری نوٹس سے یقینی کامیابی کے متمنی ہیں تو داخلہ کے لئے فوری رابطہ کریں۔
نیشنل کالج ربوہ
23-شکور پارک ربوہ فون 212034

معیاری اور کوالٹی سکرین پرنٹنگ اور ڈیزائننگ
خان نیم پلیٹس
نیم پلیٹس کلاک ڈائلز سکرز شیلڈز
ٹاؤن شپ لاہور فون: 5150862 فیکس 5123862
ای میل: knp_pk@yahoo.com

جاپانی گاڑیوں کے انجن گیسکٹ ساختہ جاپان و تائیوان
Bani Sons بانی سنز
میکلن سٹریٹ پلازہ سکوائر کراچی
فون نمبر 021-7720874-7729137
Fax- (92-21)7773723
E-mail: banisons@cyber.net.Pk

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی۔ محمد اشرف بلال
زیر نگرانی۔ پروفیسر ڈاکٹر سجاد حسن خان
اوقات کار۔ صبح 9 بجے تا شام 4 بجے
وقفہ 12 بجے تا 1 بجے دوپہر۔ ناغہ بروز اتوار
86-علامہ اقبال روڈ۔ گڑھی شاہو۔ لاہور

ہمارا نصب العین۔ دیانت۔ محنت۔ عمل پیہم
ہیون ہاؤس پبلک سکول
رجسٹرڈ دارالصدر غربی ربوہ
نرسری تا ہشتم۔ مکمل انگلش میڈیم
28-اگست سے نئے داخلے
اپنے بچوں کی مضبوط تعلیمی بنیاد اور کامیاب تعلیم و تربیت کے لئے خاص طور پر ہماری مثالی نرسری اور پری پیپ کلاسز سے فائدہ اٹھائیں۔
ضرورت لیڈی ٹیچر برائے تدریس ریاضی
3 ستمبر کو 9 تا 12 سندات کے ہمراہ انٹرویو کے لئے تشریف لائیں۔
پرنسپل پروفیسر راجا نصراللہ خان فون 211039

جلسہ سالانہ جرمنی میں شمولیت اور جلسہ کی کارروائی
ایم ٹی اے پر ملاحظہ فرمانے والے احباب کو
دلی مبارکباد
بڑھتی رہے خدا کی محبت خدا کرے
حاصل ہو تم کو دید کی لذت خدا کرے
اثمار لاء ایسوسی ایٹس
4-لنک فرید کوٹ روڈ لاہور
فون نمبر 0300-8442326-7350104
مشیران انکم۔ ویلتھ۔ سیلز ٹیکس و کارپوریٹ لاز

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61